روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 2 ستمبر 2009ء 11 رمضان المبارک 1430 ہجری 2 تبوک 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 199

رمضان کی برکتیں

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے۔ یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور یہ ہمدردی خلق کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول

روزہ کی حقیقت کہ اس سے نفس پر قابو حاصل ہوتا ہے اور انسان متقی بن جاتا ہے۔ اس سے پیشتر کے رکوع میں رمضان شریف کے متعلق یہ بات مذکور ہے کہ انسان کو جو ضرورتیں پیش آتی ہیں ان میں سے بعض تو شخصی ہوتی ہیں اور بعض نوعی اور بقائے نسل کی شخصی ضرورتوں میں جیسے کھانا پینا ہے اور نوعی ضرورت جیسے نسل کے لئے بیوی سے تعلق۔ ان دونوں قسم کی طبعی ضرورتوں پر قدرت حاصل کرنے کی راہ روزہ سکھاتا ہے اور اس کی حقیقت یہی ہے کہ انسان متقی بننا سیکھ لیوے۔ آجکل تو دن چھوٹے ہیں۔ سردی کا موسم ہے اور ماہ رمضان بہت آسانی سے گزرا مگر گرمی میں جو لوگ روزہ رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ بھوک پیاس کا کیا حال ہوتا ہے اور جوانوں کو اس بات کا علم ہوتا ہے کہ ان کو بیوی کی (بیویوں کی) کس قدر ضرورت پیش آتی ہے۔ جب گرمی کے موسم میں انسان کو پیاس لگتی ہے۔ ہونٹ خشک ہوتے ہیں۔ گھر میں دودھ، برف، مزہ دار شربت موجود ہیں مگر ایک روزہ دار ان کو نہیں پیتا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس کے مولیٰ کریم کی اجازت نہیں کہ ان کو استعمال کرے بھوک لگتی ہے ہر ایک قسم کی نعمت زردہ، پلاؤ، قورمہ، فرنی وغیرہ گھر میں موجود ہیں اگر نہ ہوں تو ایک آن میں اشارہ سے تیار ہو سکتے ہیں مگر روزہ دار ان کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتا۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ اس کے مولیٰ کریم کی اجازت نہیں۔ شہوت کے زور سے پٹھے پھٹے جاتے ہیں.......... بیوی بھی حسین، نوجوان اور صحیح القویٰ موجود ہے مگر روزہ دار اس کے نزدیک نہیں جاتا۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ اگر جاؤں گا تو خدا تعالیٰ ناراض ہوگا۔ اس کی عدول حکمی ہوگی۔ ان باتوں سے روزہ کی حقیقت ظاہر ہے کہ جب انسان اپنے نفس پر یہ تسلط پیدا کر لیتا ہے کہ گھر میں اس کی ضرورت اور استعمال کی چیزیں موجود ہیں مگر اپنے مولیٰ کی رضا کے لئے وہ حسب تقاضائے نفس ان کو استعمال نہیں کرتا تو جو اشیاء اس کو میسر نہیں ان کی طرف نفس کو کیوں راغب ہونے دے گا۔ رمضان شریف کے مہینہ کی بڑی بھاری تعلیم یہ ہے کہ کیسی ہی شدید ضرورتیں کیوں نہ ہوں مگر خدا کا ماننے والا خدا ہی کی رضا مندی کے لئے ان سب پر پانی پھیر دیتا ہے اور ان کی پرواہ نہیں کرتا۔ قرآن شریف روزہ کی حقیقت اور فلاسفی کی طرف خود اشارہ فرماتا اور کہتا ہے.......... لعلکم تتقون روزہ تمہارے لئے اس واسطے ہے کہ تقویٰ سیکھنے کی تم کو عادت پڑ جاوے۔ ایک روزہ دار خدا کے لئے ان تمام چیزوں کو ایک وقت ترک کرتا ہے جن کو شریعت نے حلال قرار دیا ہے اور ان کے کھانے پینے کی اجازت دی ہے صرف اس لئے کہ اس وقت میرے مولیٰ کی اجازت نہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ پھر وہی شخص ان چیزوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرے جن کی شریعت نے مطلق اجازت نہیں دی اور وہ حرام کھاوے۔ پیوے اور بدکاری میں شہوت کو پورا کرے۔

(الحکم 24 جنوری 1904ء صفحہ 12)

ماٹو شوریٰ 2009ء

(چھٹی شرط بیعت)

یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ''مریم شادی فنڈ'' ہے۔ مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا۔''

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہوسکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

خالی پلاٹوں کے مالکان متوجہ ہوں

جن احباب کے ربوہ کے مضافات میں پلاٹس ہیں۔ ان سے گزارش ہے کہ اپنے ملکیتی پلاٹس پر قبضہ کر کے چاردیواری بنائیں۔ کم از کم ایک کمرہ بنا کر قبضہ مکمل کر لیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ قلمی اور لسانی خدمات

آپ کی خدمات آپ کی یادوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں گی

محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن

63 سال سے زائد عرصہ تک بھرپور خدمت دین بجالانے کے بعد سلسلہ کے ایک نامور اور ممتاز خادم، مورخ احمدیت محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد فائز المرام اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ یقیناً ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور یقیناً ہم سب نے بھی ایک دن اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ مرحوم کی وفات ایک عظیم جماعتی صدمہ ہے اور آپ کی خدمات اور کارہائے نمایاں پر بہت کچھ لکھا جائے گا۔ ابھی یہ صدمہ تازہ ہے اور اسی کیفیت میں میں یہ مختصر نوٹ اس بزرگ خادم احمدیت کی یاد میں لکھ رہا ہوں۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد بہت خوش نصیب تھے کہ انہیں ایک بہت لمبا عرصہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چار خلفائے احمدیت کے زیر سایہ بھرپور خدمت کی توفیق ملی۔ خلافت کا یہ مخلص خادم بہت عاشقانہ رنگ میں زندگی بھر خدمت میں مصروف رہا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلفائے احمدیت کی خوشنودی اور محبت بھری دعاؤں کا وارث بنتا رہا۔ آپ کی سب سے نمایاں، گرانقدر اور پائیدار خدمت تاریخ احمدیت کی تصنیف ہے جس کی اب تک 20 جلدیں شائع ہو چکی ہے۔ یہ خدمت جوانی میں آپ کے سپرد ہوئی اور آپ نے اپنی استعدادوں کو اس کام کے لئے وقف کرتے ہوئے احسن رنگ میں اس فرض کی تکمیل کی۔ آپ کی یہ خدمت ہمیشہ آپ کی ایک تاریخی یادگار کے طور پر یاد رکھی جائے گی۔

تاریخ احمدیت کے سلسلہ میں آپ کی اس سالہا سال کی محنت شاقہ پر محترم ملک عبدالرحمٰن خادم صاحب خالد احمدیت کا یہ شعر صادق آتا ہے۔

کر دیا عہد جوانی تیرے وعدہ پر نثار
یہ ہے نادانی تو سچ ہے مجھ سے نادانی ہوئی

محترم مولانا قلم کے دھنی تھے۔ حضرت سلطان القلم کی شاگردی میں آپ نے اس میدان میں بہت نمایاں خدمات کی توفیق پائی۔ آپ نے متعدد کتب تصنیف فرمائیں اور بلا مبالغہ آپ کے قلم سے ہزاروں مضامین جماعتی اخبارات و رسائل میں شائع ہوئے۔ آپ کا یہ جہاد ساری زندگی جاری رہا اور یوں لگتا ہے کہ زندگی کے آخری دنوں میں تو اس میں اور بھی تیزی آ گئی تھی۔ گزشتہ چند سالوں میں آپ نے اس کثرت سے مضامین لکھے کہ حیرت ہوتی تھی غالباً آپ سفر آخرت کی تیاری میں تھے اور آپ نے اس سفر کے لئے کیا عمدہ زاد راہ تیار کر لیا۔ عجیب اتفاق کہ 25/ اگست کی اخبار الفضل ربوہ میں آپ کا ایک مضمون شائع ہوا اور اگلی صبح سویرے آپ سفر آخرت پر روانہ ہو چکے تھے۔

آپ نے تربیتی اور علمی مضامین کے علاوہ اشاعت حق کے سلسلہ میں بھی بہت مضامین لکھے۔ مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دینے کا آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ مخالفین کی غلط بیانیوں پر آپ کی گرفت بہت عمدہ تھی۔ اعتراضات کی اصل حقیقت کو طشت از بام کرنے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی قوت حافظہ سے نوازا تھا۔ حوالہ جات اور تاریخی مواد کو سنبھالنے اور وقت پر استعمال کرنے کا ایک خاص قرینہ رکھتے تھے۔ حوالہ جات میں آپ کی یادداشت کی بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک موقع پر آپ کو حوالوں کا بادشاہ بیان فرمایا۔

لسانی خدمات میں بھی آپ کو امتیازی شان حاصل تھی۔ آپ نے مخالفین سے مناظرات بھی کئے اور سوال و جواب کی مجالس بھی بڑی کثرت سے منعقد کیں۔ خطابت کا ایک خاص زوردار انداز تھا جو سامعین کو متاثر کرتا۔ سالہا سال جلسہ سالانہ کے سٹیج سے آپ کو خطاب کا موقع ملا۔ 1986/1985ء میں آپ لندن آئے تو حضور کے ارشادات پر آپ نے برطانیہ کے طول و عرض میں متعدد مجالس سوال و جواب کا انعقاد کیا جو دعوت الی اللہ اور افراد جماعت کی علمی اور تربیتی ترقی کے لحاظ سے بہت مفید ثابت ہوئیں۔ برطانیہ کے علاوہ آپ نے یورپ کے دیگر ممالک میں بھی یہ خدمات سرانجام دیں۔

1974ء میں آپ اس وفد کے ممبر تھے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی سربراہی میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں گیا اور حضرت امام جماعت احمدیہ نے جماعتی موقف پیش کرنے کے علاوہ اٹھائے جانے والے سوالات کے مسکت جوابات بھی دیئے۔ اس موقعہ پر حوالہ جات کی تلاش اور مطلوبہ کتب کی فوری طور پر فراہمی کے سلسلہ میں آپ کو نمایاں خدمت کی سعادت ملی۔ اب آپ کی وفات کے ساتھ اس وفد کے جملہ بزرگ ممبران جنت الفردوس میں اللہ تعالیٰ کے قرب میں جگہ پا چکے ہیں۔

ایم ٹی اے کے آغاز کے بعد محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے متعدد پروگرام باقاعدگی سے نشر ہوتے رہے۔ ان میں تقاریر اور درسوں کے پروگرام بھی تھے اور خاص طور پر 1974ء میں اسمبلی کے حالات کے بارہ میں ایک تفصیلی سلسلہ وار پروگرام بھی قابل ذکر ہیں۔ جب لقاء مع العرب کا بہت مقبول پروگرام ایم ٹی اے پر جاری ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی نظر شفقت سے اس عاجز کو ساتھ بیٹھنے کا شرف ملتا رہا۔ ان دنوں میں مختلف سوالوں کے جواب میں جب بھی حوالہ جات یا تاریخی مواد کی ضرورت پیش آتی تو یہ عاجز حسب ارشاد محترم مولانا صاحب کی خدمت میں فیکس ارسال کرتا تو آپ کی طرف سے بلا توقف چند گھنٹوں کے اندر اندر مطلوبہ مواد بذریعہ فیکس موصول ہو جاتا جو اگلے پروگرام سے قبل حضور کے ملاحظہ کے بعد ناظرین کی خدمت میں پیش ہو جاتا۔ مجھے محترم مولانا کے رفقاء کار نے بعد ازاں بتایا کہ جب بھی آپ کو اس پروگرام کے حوالہ سے فیکس ملتی تو آپ سب کام چھوڑ کر پیارے آقا کے ارشاد کی تعمیل فرماتے اور اس خدمت میں اپنے آرام کو بھی بھول جاتے۔

آپ حضرت ابا جان مولانا ابوالعطاء جالندھری، خالد احمدیت کے قابل فخر شاگردوں میں سے تھے۔ محترم مولانا اس تعلق اور نسبت کو نہ صرف ہمیشہ یاد رکھتے بلکہ بڑی ہی محبت اور شکرگزاری کے ساتھ حضرت ابا جان کا ذکر فرماتے اور اسی حوالہ سے اس عاجز اور خاندان کے باقی سب افراد سے بہت ہی عزت و اکرام سے پیش آتے۔

2004ء میں جب میں پاکستان گیا ہوا تھا تو آپ نے میری والدہ ماجدہ (مرحومہ) کو اور اس وقت ربوہ میں موجود سب بچوں کو اپنے ہاں دعوت طعام پر بطور خاص مدعو کیا اور بہت خوشی کا اظہار فرماتے رہے کہ آج میرے محسن استاد کے خاندان کے افراد یہاں میرے گھر آئے ہوئے ہیں۔

دسمبر 2005ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان دارالامان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت فرمائی۔ اس موقع پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بھی اپنی علالت اور کمزور صحت کے باوجود شرکت فرمائی اور یقیناً آپ کا ایک بہت بڑا مقصد یہ تھا کہ جلسہ کی برکات کے علاوہ حضور انور سے ملاقات کا موقع بھی مل سکے۔ اس جلسہ سالانہ میں اس عاجز کو بھی شمولیت کرنے اور جلسہ میں تقریر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حسن اتفاق یہ ہوا کہ اس جلسہ کے دوران میرا قیام بھی لنگر خانہ کی قدیمی عمارت کے اسی کمرہ میں ہوا جہاں حضرت مولانا کا قیام تھا۔ ایک تیسرے دوست بھی ہمارے ساتھ تھے۔ ہم تینوں کا ایک ہی کمرے میں قیام بہت پر لطف اور قیمتی یادوں پر مشتمل ہے۔ اس دوران ہمیں اور مولانا سے ملنے آنے والے احباب جماعت کو علم و معرفت کی باتیں سننے کا موقع ملتا اور آپ کی خوش طبعی اور ظرافت کی باتیں بھی بہت پر لطف ہوتیں۔

الغرض خلافت احمدیہ کا یہ فدائی، خلفائے احمدیت کا عاشق اور جماعت احمدیہ کا صف اول کا مجاہد اور بے لوث خادم ایک بھرپور اور کامیاب زندگی گزار کر ہم سے رخصت ہو گیا ہے لیکن آپ کی خدمات آپ کی یادوں کو زندہ رکھیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان خدمات جلیلہ کا اجر عظیم عطا فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور ان درجات کو بڑھاتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

☆☆☆

نذرِ حبیب جالب

(فلسطینی بچوں کی ہلاکت پر)

آج اتنے تم ظلم کرو
کل جن کو تم سہہ بھی سکو
بھوک سے روتے بچوں کو
ماں کا دودھ تو پینے دو
ان کا لہو لائے گا رنگ
کاش اس بات کو سمجھ سکو
گود میں کھیلتے بچوں سے
تم اتنا کیوں ڈرتے ہو
کیسے کیسے ظلم ہوئے
دنیا والو! کچھ بولو
پھولوں جیسے بچوں پر
بم اور راکٹ مت پھینکو
جن سے چلے نہ ابھی غلیل
ان ہاتھوں کو مت توڑو
ڈرو نہ بے شک دنیا سے
لیکن اللہ سے تو ڈرو
ظلم پہ کیسے رہے گا چپ
قدسی ہو یا جالب ہو
ظلم رہے اور امن بھی ہو
کیا ممکن ہے تم ہی کہو

عبدالکریم قدسی

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی (3)

جلسہ خواتین سے خطاب۔ زیر دعوت جرمنوں سے خطاب اور 10 ممالک کے وفود سے ملاقات

رپورٹ: مکرم مبارک احمد ظفر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل المال لندن

15 / اگست 2009ء

آج جلسہ سالانہ جرمنی کا دوسرا اور حضور انور کے سفر کا چھٹا دن تھا۔ حضور انور نے صبح 5 بجکر 15 منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ چونکہ آج حضور انور نے مستورات سے خطاب فرمانا تھا اس لئے خواتین اور بچیاں بڑے اہتمام کے ساتھ صبح سے جلسہ گاہ میں جوق در جوق آنا شروع ہوگئی تھیں۔ بچیوں نے خوبصورت رنگ برنگے کپڑے پہن رکھے تھے گویا آج کا دن ان کے لئے عید کی سی خوشی کا تھا۔

جلسہ گاہ مستورات میں حضور انور کی تشریف آوری

حضور انور 12 بجکر 10 منٹ پر مستورات کی جلسہ گاہ میں تشریف لانے کے لئے اپنی رہائش گاہ سے روانہ ہوئے اور جلسہ گاہ کے مغربی گیٹ سے گزرتے ہوئے سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ گیٹ پر مکرمہ سعدیہ گڈٹ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی اور ان کے ساتھ حفاظتی ٹیم نے حضور انور کا استقبال کیا۔ سڑک کے دونوں اطراف میں خواتین اور بچیاں اپنے پیارے آقا کے لئے چشم براہ تھیں۔ جب حضور انور جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے تو خواتین نے پُرجوش نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ تنزیلہ خان صاحبہ نے کی جس کا اردو ترجمہ مکرمہ طاہرہ الیاس منیر صاحبہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرمہ عائشہ محمود صاحبہ نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام ؏

ہمیں اُس یار سے تقویٰ عطا ہے

خوش الحانی سے پیش کیا۔

تقریب تقسیم اسناد و گولڈ میڈلز

تلاوت اور نظم کے بعد حضور انور نے اپنے دست مبارک سے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اسناد عطا فرمائیں۔ جبکہ حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالبات کو گولڈ میڈلز پہنائے۔ جن طالبات کو یہ اعزاز حاصل ہوا ان کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

☆ مکرمہ امینۃ ثنا ملک صاحبہ
(ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن)
☆ مکرمہ سعیدہ احد صاحبہ
(بیچلر آف بزنس ایڈمنسٹریشن)
☆ مکرمہ امۃ الحیٔ قاضی صاحبہ (ماسٹرز آف لاء)
☆ مکرمہ سیدہ قرۃ العین گردیزی صاحبہ
(ماسٹرز آف ایجوکیشن)
☆ مکرمہ عطیہ کریم عارف صاحبہ
(ماسٹرز آف انجینئرنگ)
☆ مکرمہ سارہ حیات صاحبہ
(ماسٹرز آف سائنس)
☆ مکرمہ عائشہ احمد صاحبہ (ٹیچنگ ڈگری)
☆ مکرمہ عائشہ کرن احمد صاحبہ (ڈرماٹولوجی)
☆ مکرمہ قرۃ العین افضال صاحبہ
(ماسٹرز آف بزنس ایڈمنسٹریشن)
☆ مکرمہ سعدیہ راجہ صاحبہ
(ماسٹرز آف کیمسٹری)
☆ مکرمہ اسماء حنا خلیل صاحبہ
(بیچلر آف سائنس)
☆ مکرمہ فائزہ خلیل صاحبہ
(ماسٹرز آف کیمسٹری)
☆ مکرمہ شازیہ رفیق شیخ صاحبہ
(ماسٹرز آف ایجوکیشن)
☆ مکرمہ طاہرہ رفیق شیخ صاحبہ
(ماسٹرز آف ایجوکیشن)
☆ مکرمہ امۃ القدسیہ مشتاق صاحبہ
(بیچلر آف کیمسٹری)
☆ مکرمہ عالیہ انجم چیمہ صاحبہ (بیچلر آف آرٹس)
☆ مکرمہ بشریٰ رفیق شیخ صاحبہ
(بیچلر آف آرٹس)
☆ مکرمہ مبشرہ احمد خان صاحبہ
☆ مکرمہ عطیہ غفور بھٹی صاحبہ (ماسٹرز آف لاء)
☆ مکرمہ ڈاکٹر حسبۃ الصبور صاحبہ
☆ مکرمہ حنا بھٹی صاحبہ (انٹرنیشنل فنانس)
☆ مکرمہ ڈاکٹر ملیحہ مصدق صاحبہ
☆ مکرمہ طاہرہ رقیہ یوسف صاحبہ
(ٹیچنگ ڈگری)
☆ مکرمہ انیلہ احمد صاحبہ (A لیول)
☆ مکرمہ کاشفہ احمد صاحبہ (A لیول)
☆ مکرمہ ملیحہ طارق صاحبہ (A لیول)
☆ مکرمہ صائمہ انعم باجوہ صاحبہ (A لیول)
☆ مکرمہ بارعہ احمد سندھو صاحبہ (A لیول)
☆ مکرمہ نعیمہ انیس صاحبہ (A لیول)
☆ مکرمہ عائشہ حلیمہ مجید صاحبہ (A لیول)
☆ مکرمہ نازش اشفاق صاحبہ (A لیول)
☆ مکرمہ نائلہ افتخار صاحبہ (A لیول)
☆ مکرمہ آصفہ وسیم صاحبہ (O لیول)
☆ مکرمہ منیبہ احمد صاحبہ (O لیول)

قرآن کریم پڑھانے والی معلمات میں اسناد کی تقسیم

آخر پر حضور انور نے قرآن کریم پڑھانے والی حسب ذیل 10 معلمات کو بھی اپنے دست مبارک سے اسناد عطا فرمائیں۔

مکرمہ راشدہ چوہدری صاحبہ، مکرمہ منزہ سلیم صاحبہ، مکرمہ بشریٰ احمد صاحبہ، مکرمہ انجم آراء صاحبہ، مکرمہ طاہرہ الیاس منیر صاحبہ، مکرمہ محمودہ احمد صاحبہ، مکرمہ نبیلہ نعیم صاحبہ، مکرمہ سارہ خرم صاحبہ، مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ اور مکرمہ عظمیٰ یعقوب صاحبہ۔

مستورات سے حضور انور کا خطاب

تشہد اور تعوذ کے بعد حضور انور نے سورۃ النساء کی آیت 125 کی تلاوت فرماتے ہوئے مومن عورت کے تقدس اور اس کے مقام کے بارے میں تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ فرمایا کہ مومن عورت کس قدر خوش قسمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ایک مقام قائم فرما دیا ہے۔ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس نے واضح کر دیا ہے کہ صرف مرد ہی مومن نہیں کہلاتے بلکہ عورت بھی مومن ہے۔ اس لحاظ سے دونوں برابر ہیں اور جب کوئی عورت نیک عمل کرے گی تو اس کو بھی اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ مرد کو۔ لیکن دین حق پر اعتراض کرنے والے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ عورت کو وہ مقام نہیں دیا جاتا جو مرد کا ہے۔ گویا کہ عورت دوسرے درجے پر ہے۔ دین حق کی رو سے تو جہاں دنیوی تعلیم میں عورت و مرد کا حق برابر ہے وہاں روزمرہ کے حقوق میں بھی عورت کو اس کا پورا حق دیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں یہ اعلان فرمایا ہے کہ نیک اعمال بجا لانے کا ثواب جتنا مرد کو ہے اتنا ہی عورت کو بھی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جب تک غلامی کی ممانعت کا حکم نہیں آیا تھا لونڈیاں رکھی جاتی تھیں، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں یہ بات آئی کہ کسی نے لونڈی کو تھپڑ مارا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس لونڈی کو فوراً آزاد کرو کیونکہ اپنے رویے کی وجہ سے اس قابل نہیں کہ تم اس کو لونڈی کے طور پر رکھ سکو۔

دین حق نے غلاموں اور لونڈیوں کو انسانیت کی بنیاد پر اس وقت حقوق دلائے جب ان کی کوئی حیثیت نہیں تھی تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ شریعت کامل ہونے کے بعد اس کے حقوق چھین لئے جاتے۔ جب قرآن کریم واشگاف الفاظ میں لونڈیوں کے حقوق قائم کرتا ہے تو پھر کیسے ممکن ہے کہ آزاد عورتوں کو حقوق نہ دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دین حق نے بیویوں کے حقوق بھی قائم فرمائے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورتیں اللہ کی لونڈیاں ہیں تمہاری نہیں۔ ایک دفعہ عورتوں کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ مرد جہاد کر کے ہم سے زیادہ ثواب کما لیتے ہیں اور ہم گھروں میں بیٹھی رہتی ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عورتیں گھروں کی نگرانی کا فریضہ ادا کر کے جہاد جتنا ہی ثواب حاصل کر سکتی ہیں۔

حضور انور نے دین حق میں پردے کی حکمت اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ پردے کا حکم اللہ تعالیٰ نے عورت کا تحفظ اور تقدس قائم کرنے کے لئے دیا ہے یہ قرآن کریم کے واضح احکامات میں سے ایک حکم ہے اور یہ ہمارے مذہبی عقائد میں سے ہے۔ ایک عورت یا ایک لڑکی جس کی اٹھان ایک ایسے ماحول میں ہوئی ہو جو اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنا باعث برکت سمجھتی ہو اور اسے اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہوئے کرتی ہو تو کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ اس پر اعتراض کرے یا اس پر پابندی لگائے۔ ایک واقفہ نو بچی کی مثال دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اس نے اخبار میں لکھا تھا کہ تم میری آزادی کا نام دے کر میری ہی مذہبی آزادی کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ فرمایا یہاں پلنے بڑھنے والی لڑکیوں کو میں کہتا ہوں کہ یہ دیکھیں کہ مغربی اقوام جو بے پردگی کا شکار ہیں انہیں اپنے روشن دماغ ہونے کا بڑا زعم ہے انہیں اپنی بے پردگی سے سوائے وقتی آزادی اور عیاشی کے کیا ملا ہے۔ ان کے اندر جا کر ان سے پوچھیں کہ کیا آپ کو اس طرح کی آزادی سے ذہنی سکون مل گیا ہے۔ انہیں سکون حاصل نہیں ہے جبکہ ہمارا تجربہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر میں ہی دل کا اطمینان ہے۔ پس ان لوگوں کی باتوں سے کوئی احمدی نوجوان بچی خوفزدہ نہ ہو۔ پس قرآن کریم ایسی کتاب ہے جو انسانیت کے لئے راہ نجات ہے اور اس کی تعلیم مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے یکساں ہے۔

دین حق کا خدا وہ خدا ہے جو رحمٰن ہونے کی وجہ سے اپنی رحمانیت کے عجیب جلوے دکھاتا ہے۔ وہ اعلان فرماتا ہے کہ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے اور

اس رحمت سے جس طرح مرد حصہ لے رہا ہے عورت بھی اسی طرح حصہ لے رہی ہے۔لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جزا سزا کا قانون بھی ہے جو ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔اس لئے انسان کو نیکی اور بدی کی تمیز کرنے اور اوامر اور نواہی کے بارے میں بھی آگاہ کیا گیا ہے کہ یہ کرے اور یہ نہ کرے۔گناہ ثواب میں واضح فرق بتا دیا گیا ہے کہ بدی کرنے سے گناہ ملتا ہے اور نیکی کرنے سے ثواب ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایمان میں مضبوطی کا حکم دیا اور اس کے نتیجے میں اس کے فضلوں کا بھی ذکر ہے۔ جو مردوں کے لئے انعامات ہیں وہ عورتوں کے لئے بھی ہیں۔ جو کام مرد کر سکتا ہے اور فطری کمزوری آڑے آجانے سے عورت نہیں کر سکتی اس کے بارے میں عورت کو بتا دیا کہ یہ تم نہیں کر سکتی۔لیکن جو کام عورت کر سکتی ہے وہ مرد نہیں کر سکتے۔ جو برداشت صبر اور حوصلہ عورت میں ہے وہ مرد میں نہیں۔فرمایا کہ ایک تقسیم کار کی گئی ہے اگر مرد کو گھر کے باہر کے معاملہ کا ذمہ دار بنایا گیا ہے تو عورت گھر کی نگران ہے۔ دنیا کا نظام بھی تقسیم کار کی وجہ سے چل رہا ہے اور جہاں تقسیم کار کے مطابق عمل نہیں کیا جاتا وہاں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔

دنیاوی نظام میں تو عورتوں سے مردوں جتنا کام لینے کے باوجود ان کو مردوں سے کم اجرت دی جاتی ہے اور یہ صورت حال صرف غریب ملکوں اور غیر ترقی یافتہ ملکوں ہی میں نہیں بلکہ یہی کچھ ترقی یافتہ ملکوں میں بھی ہے۔ اس کے خلاف آوازیں بھی بلند ہوتی رہتی ہیں۔اللہ تعالیٰ کے نظام میں تو نیکیوں اور اعمال صالحہ کا بدلہ عورتوں اور مردوں کے لئے برابر برابر ہے۔لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے مومن کی یہ نشانی بھی بتائی ہے کہ مومن تو اللہ سے محبت کرتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ ہر ایک کو للہ تعالیٰ سے اپنی محبت بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اگر آپ اللہ تعالیٰ کے احکام کو اس لئے نہیں بجا لا رہیں کہ لوگ ہمارا مذاق اڑاتے ہیں، پردے اس لئے اُتر رہے ہیں کہ لوگ ہمیں گھورتے اور تنگ کرتے ہیں تو یہ نہ تو اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اور نہ ہی اس کی خشیت اور اس کا خوف ہے۔اگر بعض فیشن آپ اس لئے کر رہی ہیں کہ یہاں کا معاشرہ پسند کرتا ہے۔ اونچے یا تنگ کوٹ پہننے سے بے پردگی ہوتی ہے۔اگر اس سے آپ کے جسموں کی نمائش ہو رہی ہے تو یہ ایمان کی کمزوری اور اللہ تعالیٰ سے محبت کی کمی ہے اور مغربی سوچ کے زیر اثر یہ سب کچھ ہو رہا ہے پس اس بات کو غور سے سوچیں اور اپنی حالتوں کا جائزہ لیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کا انکار کر کے ان اجروں سے محروم تو نہیں ہو رہے جو اللہ تعالیٰ ہمیں دینا چاہتا ہے۔

پس ایک احمدی عورت کا کام ہے کہ ترقی کی طرف قدم بڑھائے اور اللہ کے انعامات کی وارث بنے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ لینے کے لئے ایمان میں ترقی کے لئے فرمانبرداری شرط ہے اور فرمانبرداری یہ ہے کہ اللہ کے حکموں پر کامل شرح صدر کے ساتھ عمل ہو۔ایک احمدی عورت اور لڑکی کے دل میں بامرادی کا تصور یہ ہونا چاہئے کہ نیکیوں میں آگے بڑھنا ہے نہ کہ دنیا داری میں اپنے تقدس کو ضائع کرنا ہے بلکہ اپنے تقدس کو ہمیشہ قائم رکھنا ہے یہ سوچنا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا قرب کیسے پا سکتی ہیں۔جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ جن لوگوں کو آپ آزاد سمجھتی ہیں جو بظاہر بڑی خوش باش نظر آ رہی ہیں ان کے اندر بے چینیوں کے پہاڑ کھڑے ہیں۔ کیونکہ یہ ظاہری خوشی نظر آ رہی ہے۔سکون کی تلاش میں کوئی کسی نشے کا سہارا لے رہا ہے کوئی شراب کا سہارا لیتی ہے کوئی کلبوں میں ناچ گانے میں سکون تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہے۔کوئی مردوں سے دوستیوں میں اپنی عزت اور عصمت کی پرواہ نہیں کرتی لیکن پھر بھی ان کی بے چینیاں کم نہیں ہوتیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان بے چینیوں کو دور کرنے کے لئے اللہ کے ذکر اور اطاعت کی طرف توجہ دلائی ہے اور اعلان فرمایا ہے کہ اگر تم صحیح معنوں میں فرمانبرداری کرو گے تو بامراد ہو گے اور فائزون میں شمار ہو گے حضور انور نے فرمایا کہ سچائی حق بات کا اظہار اور لغویات سے پرہیز ہے اور لغویات کی تشریح حضور نے یہ بیان فرمائی کہ وہ لڑکیاں جو چھپ کر ایسے کام کرتی ہیں کہ اگر ان کے ماں باپ، یا نظام جماعت کو پتہ لگ جائے تو ناراضگی ہو گی اور پھر اس کو چھپانے کے لئے جھوٹ کا بھی سہارا لینا پڑتا ہے،لغویات میں شامل ہیں۔

پھر حضور نے مومن عورت کے لئے عاجزی دکھانے کو بھی اہم قرار دیا اور فرمایا کہ عاجزی یہ ہے کہ مرضی کے خلاف بات ہو اور عزت پر حرف آتا ہو تو اسے برداشت کیا جائے اور علم ہوتے ہوئے بھی دوسرے کے کم علم پر تکبر کا اظہار نہ کیا جائے اور اپنی دولت کا اظہار بھی فخریہ رنگ میں نہ کیا جائے۔

فرمایا کہ احمدی بچے اپنے ماں باپ کے پاس جماعت کی امانت ہیں چاہے وقف نو ہیں یا نہیں۔ وقف نو بچے کو خاص طور پر جماعت کی خدمت کے لئے تیار کرنا ہی ہے اور ان کے ذہن میں ڈالنا ہی ہے کہ تم نے جماعت کا خادم بننا ہے۔لیکن غیر واقف نو بچہ بھی اسی طرح اہم ہے جس طرح وقف نو۔ چونکہ جماعت کی ترقی پوری جماعت کی ترقی سے وابستہ ہے۔بعض دفعہ وہ لوگ جو وقف نہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقف سے زیادہ خدمت کر رہے ہوتے ہیں۔ دینی میدان میں ان کی کوشش اور نتائج غیر معمولی ہوتے ہیں اور علمی میدان میں اہم کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں۔

پس ان امانتوں کی حفاظت اور ان کی بہترین تربیت کرنا یہ بھی ماں باپ کے فرائض میں داخل ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بہترین تحفہ جو والدین اپنے بچے کے لئے دے سکتے ہیں وہ ان کی بہترین تربیت ہے۔

حضور انور نے والدین کو نصیحت فرمائی انٹرنیٹ اور ٹی وی کے غلط استعمال سے آزادی کے نام پر بچوں کی ضد دیکھتے ہوئے اندھے کنویں میں جان بوجھ کر نہ ڈالیں۔انہیں آگ میں جان بوجھ کر نہ دھکیلیں بلکہ ان کی مسلسل نگرانی کریں۔

بچوں کو پوری صحت و تلفظ کے ساتھ قرآن کریم پڑھانے کی تحریک

فرمایا کہ میں یہ بھی کہوں گا کہ مغربی ممالک کی مائیں اپنی مصروفیتوں کے بہانے کر کے اپنے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کے لئے غیر از جماعت قاریوں کے پاس بھجوا دیتی ہیں۔کئی کیس ایسے ہوئے ہیں کہ ان قاریوں نے قرآن تو کم پڑھایا اور جماعت کے متعلق غلط باتیں ان کے ذہنوں میں پیدا کرنے کی زیادہ کوشش کی اب جبکہ جماعت کی ویب سائٹ اور ایم ٹی اے پر قرآن کریم کو صحت و تلفظ کے ساتھ پڑھانے کے پروگرام آتے ہیں ان کو ریکارڈ کر کے اپنے بچوں کو خود سکھائیں اور ایم ٹی اے والے ہر ملک کے لحاظ سے وقت کا اندازہ کر کے ان پروگراموں کو دوبارہ نئے سرے سے شروع کریں۔تاکہ کوئی بہانہ نہ رہے کہ ہم سکھا نہیں سکتے۔پہلی تو آپ کی ذمہ داری ہے، ماؤں کی کہ خود سکھائیں،سیکھیں بھی اور سکھائیں بھی۔قرآن کریم پڑھانے والیوں کی سندات تو آج آپ نے وصول کر لیں تو ان سے اب آگے اور پڑھانے والیاں بھی پیدا ہوتی چلی جانی چاہئیں۔ بلکہ ہر عورت اور ہر ماں قرآن کریم صحت تلفظ کے ساتھ پڑھانے والی ہو۔ گھر کی نگرانی عورت کے سپرد کی گئی ہے۔ متقیوں کا امام بننا صرف مردوں کے لئے نہیں بلکہ عورتوں کے لئے بھی ہے اور اپنے بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل کرنے کی دعا عورت کے لئے بھی ہے۔ جب گھر کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے مرد امام بنتا ہے تو اس کے بیوی بچے اس کے ماتحت ہوتے ہیں اور عورت بھی اس دعا کی وجہ سے اپنے بچوں کی امام بن جاتی ہے اور بچے اس کے زیر نگیں ہو جاتے ہیں۔

پس اس امانت کا حق ادا کرنا بھی ہر احمدی ماں کا فرض ہے اور جب آپ متقیوں کا امام بننے کی دعا کریں گی تو اپنے بچوں کے تقویٰ کے معیاروں کو بھی دیکھیں گی اور نیک اعمال کی راہنمائی بھی کریں گی اور فکر کے ساتھ ان نیکیوں کے قائم رہنے کے لئے دعائیں بھی کریں گی۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ اپنے بچوں کے نیک ہونے کے لئے تو دعائیں کریں اور خود اپنی طرف توجہ نہ دیں۔ دین حق نے عورت کو ایک ایسا بلند مقام بھی عطا فرمایا ہے جو مردوں کو پیچھے چھوڑ جاتا ہے اور وہ ہے آنحضرتؐ کا یہ فرمانا کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ جنت کی جو کنجی یا چابی آپ کے پاؤں کے نیچے رکھی گئی ہے۔ یہ آپ کو احساس دلاتی ہے اس کا استعمال کر کے اپنے لئے بھی جنت کے دروازے کھولیں اور اپنی اولاد کے لئے بھی۔ یہ جنت کی چابی آپ کو اس لئے ملی ہے کہ آپ ایک نئی نسل کی تربیت گاہ ہیں۔ یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس چابی کے ساتھ آپ کو ایک کوڈ نمبر بھی دیا گیا ہے ہر ماں جنت کی چابی نہیں ہے بلکہ وہی ماں جنت تک پہنچانے والی ہے جو اس کوڈ کو استعمال کرے گی اور وہ کوڈ ہے اعمال صالحہ اور تقویٰ۔ جب اس کا عکس اس تالے پر پڑے گا تو ایسی ماؤں کے لئے جنت کے دروازے کھلتے چلے جائیں گے۔

پس ہر احمدی عورت اس کو استعمال کرے اور دنیا کو بتا دے کہ تم کہتے ہو کہ دین حق میں عورت کی عزت نہیں۔ دین حق تو ہمیں نیک عمل کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ مردوں کے برابر بلکہ اولاد کی نیک تربیت کی وجہ سے ہماری اولاد کی جنت کی ضمانت بھی دیتا ہے اور ہمارے مرنے کے بعد وہ نیک عمل جو ہماری نیک تربیت کی وجہ سے ہماری اولاد کرتی ہے جہاں وہ اس کا ثواب حاصل کرنے والی ہوتی ہے وہاں ماؤں کے دنیا سے رخصت کے بعد ماؤں کا درجہ بلند کرنے کا موجب بھی بن رہی ہوتی ہے۔پس یہ اعزاز حاصل کرنے کے لئے ہر ماں کوشش کرے۔اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کی توفیق دے۔

نوجوان بچوں کو پھر میں کہتا ہوں کہ اپنے مقام کو سمجھو اور اپنے تقدس کا خیال رکھو اس ملک میں آ کر اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو سہولتیں اور آسانیاں فراہم کی ہیں انہیں اپنی عارضی تسکین کا ذریعہ نہ بناؤ بلکہ جماعت کے مفاد کے لئے استعمال کرو۔ انٹرنیٹ کو لغویات اور فضولیات کے لئے استعمال کرنے کی بجائے احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے استعمال کرو۔اس سے غیر اور نامحرموں سے رابطے کرنے کی بجائے دین کے رابطے کرنے کے لئے استعمال کرو۔ میرے ایک جائزے سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ جن گھروں میں ماں باپ کا آپس میں پیار اور محبت کا تعلق نہیں ہے ان کے بچے باہر زیادہ سکون تلاش کرتے ہیں اس لئے میں ماں باپ سے یہ بھی کہوں گا کہ اپنی ذاتی اناؤں اور ادنیٰ خواہشات کی وجہ سے اپنے گھروں کا سکون برباد کر کے اپنی نسلوں کو برباد نہ کریں اور حقیقی طور پر متقیوں کا امام بننے اور اپنی امانتوں کا حق ادا کرنے والے بننے کی کوشش کریں اور اپنے عہد اور وعدے کو پورا کریں جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر آپ نے کیا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا کرے۔

خطاب کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر بعد مردانہ جلسہ گاہ کے ہال میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔

زیر دعوت جرمنوں کے ساتھ ایک نشست

حضور انور شام 5 بجکر 40 منٹ پر زیر دعوت جرمنوں کے ساتھ ایک نشست کے لئے دعوت الی اللہ مارکی میں تشریف لائے جب حضور انور وہاں پہنچے تو تمام حاضرین نے حضور انور کا کھڑے ہو کر استقبال

کیا۔ سٹیج پر رونق افروز ہونے کے بعد حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جو انگریزی سمجھتے ہیں وہ ہاتھ کھڑے کریں۔ ساتھ ہی یہ وضاحت بھی فرمائی کہ میرے مخاطب صرف وہ جرمن دوست ہیں جو انگریزی سمجھتے ہیں۔ اس امر کا جائزہ لینے کے بعد حضور انور خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے اور تمام مہمانوں کو السلام علیکم کہا۔

حضور انور کا انگریزی میں خطاب (خلاصہ)

تشہد اور تعوذ کے بعد حضور انور نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا جس کا جرمن زبان میں ترجمہ مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب نے کیا۔ فرمایا کہ آج میں ان جرمن احباب سے مخاطب ہوں جو احمدی تو نہیں مگر جماعت کے ساتھ اچھا تعلق رکھنے والے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت عطا فرمائی ہے کہ جماعت کی تعلیم سننے کا موقع ملا ہے۔ حضور انور نے آیت لا اکراہ فی الدین کے قرآنی اعلان کی تشریح میں فرمایا کہ اس وقت دنیا میں دین حق کے خلاف جو پروپیگنڈا ہے اس میں دین حق کو انتہا پسندی اور دہشت گردی کا مذہب قرار دیا جاتا ہے نیز عورتوں کے حقوق کا خیال نہ رکھنے اور ملک کے خلاف سازش کرنے کا الزام دیا جاتا ہے۔ گو یہ الزام کچھ حقیقت نہیں رکھتے مگر ایک تاثر ضرور چھوڑ جاتے ہیں۔ اس مختصر وقت میں دین حق کی ساری تعلیمات کا بیان تو ممکن نہیں اس لئے چند نکات کا مختصر ذکر ہی ہو سکے گا تا کہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ دین حق کی تعلیمات کو صحیح طور پر سمجھا نہیں گیا۔

دین حق پر پہلا اعتراض جبراً اور بزور شمشیر مومن بنانے کا ہے۔ جہاں تک اس الزام کا تعلق ہے اگر ہم آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ کے حالات کو دیکھیں تو صاف طور پر پتہ چلتا ہے کہ مسلمان تو خود شروع سے ظلم و ستم کا شکار رہے ہیں اور دین حق پیار، محبت اور اپنے اعلیٰ اخلاقی نمونوں سے پھیلا ہے۔ طاقت سے جسموں کو تو زیر نگیں کیا جا سکتا ہے دلوں کو نہیں آنحضور ﷺ جو انقلاب لائے وہ جبر سے نہیں آیا بلکہ اخلاق حسنہ اور پیار کے نتیجے میں دلوں کے گھائل ہونے سے آیا ہے۔

شروع شروع میں جو لوگ آپ پر ایمان لائے ان میں زیادہ تر غلام اور کمزور افراد شامل تھے۔ بعض معزز گھرانوں سے تعلق رکھنے والے بھی تھے مثلاً حضرت ابوبکر۔ یہ لوگ تو خود جبر کا نشانہ بنائے گئے وہ اپنے ہی گھروں میں عبادت نہیں کر سکتے تھے۔ بعض کو تپتی ریت اور جلتے کوئلوں پر ڈالا گیا۔ اڑھائی سال تک مسلمانوں کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا گیا۔ پھر مکہ سے ہجرت بھی کرنی پڑی۔ تب بھی ان کا پیچھا نہ چھوڑا گیا اور حملہ آور ہو کر ان پر جنگ مسلط کی گئی۔ ان حالات میں مسلمانوں کو اپنے دفاع کی اجازت ملی کہ اگر دفاع نہ کیا تو عیسائیوں اور یہودیوں کے معبد بھی محفوظ نہ رہیں گے اور جب مسلمانوں کو مجبوراً دفاعی جنگ لڑنی پڑی اس وقت ان لڑنے والوں کی تعداد صرف 313 تھی۔ اپنے دفاع کے لئے پورا سامان بھی میسر نہ تھا۔ لکڑی کی چند تلواریں تھیں جبکہ دشمن تلواروں اور دیگر ہتھیاروں سے پوری طرح مسلح تھا۔ اس کے باوجود اللہ نے مسلمانوں کی مدد فرمائی اور انہیں فتح دی۔ ان حالات میں کیا یہ کہنا ٹھیک ہے کہ اسلام نے لوگوں کو زبردستی مسلمان بنایا۔ جس نے بھی دین قبول کیا اپنی مرضی سے کیا نہ کہ جبر سے۔ دین کا واضح اعلان ہے کہ لا اکراہ فی الدین۔

فرمایا کہ باوجود اس کے کہ مدینہ میں دین حق حکومت قائم ہو گئی تھی مگر وہاں یہودیوں کو پوری مذہبی آزادی حاصل تھی۔ تاریخ بتاتی ہے کہ آنحضور ﷺ نے سب کو فری ہینڈ دیا تھا یہاں تک کہ جانی دشمن عکرمہ کو بھی معاف کیا اور یہ سب کچھ فتح مکہ کے بعد ہوا جب مسلمان غالب آ چکے تھے۔ جب خلافت راشدہ ختم ہوئی اور بادشاہت کا آغاز ہوا تو مسلمان حکمرانوں نے بھی غیر مسلموں کا خیال رکھا۔ اس کے برعکس جب سپین میں مسلمانوں کی کمزوری کی وجہ سے عیسائی غالب ہو گئے تو مسلمانوں کو زبردستی عیسائی بنایا گیا انہیں ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ یہ سب باتیں تاریخ میں محفوظ ہیں۔ اس کے باوجود یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ عیسائیت کی تعلیم کی وجہ سے ہوا۔ نہیں بلکہ یہ مظالم اس وقت کے عیسائی بادشاہوں نے کئے تھے۔ عیسائیت کی تعلیم تو یہ تھی کہ اگر کوئی ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسرا بھی آگے کر دو۔

فتح مکہ کے بعد آنحضور ﷺ نے عام معافی کا اعلان فرمایا تھا۔ فتح مکہ کے بعد آنحضور ﷺ کے حسن سلوک کو دیکھتے ہوئے جانی دشمن عکرمہ نے جب اسلام قبول کیا تو اس کے بعد انہوں نے مسلمانوں کی طرف سے لڑتے ہوئے اپنی جان دی تھی۔

کیا ان کا مسلمانوں کے لئے اپنی جان قربان کر دینا دل جیتے بغیر ممکن ہو سکتا ہے۔

دین حق تو مساوات اور بھائی چارے کی تعلیم دیتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے حجۃ الوداع کے خطبے میں واشگاف طور پر اعلان فرما دیا تھا کہ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی گورے کو کالے پر فوقیت نہیں ہے۔ انسان ہونے کے ناطے سب برابر ہیں۔ اگر کسی کو کسی پر کوئی فوقیت ہے تو صرف تقویٰ کی بنیاد پر۔ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد ادا کرنا دین حق کی تعلیم ہے۔ اسی لئے جماعت احمدیہ جہاں بیوت الذکر بنانے پر زور دیتی ہے وہاں انسانی خدمت کے لئے سکول اور ہسپتال بھی بنا رہی ہے۔ غریب ملکوں میں جہاں پینے کا پانی اور بجلی میسر نہیں ہے وہاں بلا تمیز رنگ و نسل مہیا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ مستحق طالبعلموں کی تعلیم کے لئے وظائف بھی دے رہی ہے۔

دین حق انسانوں کو غلام بنانے کی حمایت نہیں کرتا بلکہ دین حق نے تو غلامی کو ختم کرنے کی بنا ڈالی ہے چنانچہ آنحضور ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں غلاموں کے بارے میں تاکید فرمائی ہے کہ جو خود کھاؤ انہیں بھی کھلاؤ اور جو خود پہنو انہیں بھی پہناؤ یہ عظیم انقلاب تھا جو آنحضرت ﷺ نے برپا کیا تھا۔ جبکہ اس کے برعکس تاریخ گواہ ہے کہ ویسٹ افریقہ کی پورٹس پر افریقنوں کو انتہائی ظالمانہ طریق پر زنجیروں میں جکڑ کر اور زبردستی غلام بنا کر لایا جاتا تھا۔ یہ سب واقعات تاریخ میں محفوظ ہیں کہ کس طرح انسانوں کی تجارت جانوروں کی طرح کی جاتی تھی، یہ سب باتیں تاریخ میں محفوظ ہیں۔ کیا اس کی ذمہ دار عیسائیت تھی؟ نہیں بلکہ اس وقت کے جابر اور دنیا دار لوگ تھے لیکن اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ دین حق جبر کا مذہب ہے۔ دین حق انسانیت کی خدمت کرنے کا مذہب ہے اور آج دین حق تعلیم کے مطابق جماعت احمدیہ ہی ہے جو انسانیت کی خدمت میں لگی ہوئی ہے سیلاب ہوں یا زلزلے ہم ہی ہیں جو مصیبت زدگان اور بھوکوں اور بیواؤں کو کھانا کھلاتے اور ان کی مشکل دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ بڑے بڑے بجٹ بنا کر دنیاوی حکومتوں کی طرح اپنے ہی سٹاف پر خرچ کر دیں اکثر ہمارے رضا کار تو اپنے اخراجات خود برداشت کرتے ہیں۔ کئی جرمن احمدی ایسے ہیں جنہوں نے افریقہ میں رفاہی کاموں میں حصہ لیا ہے۔

جہاں تک عورتوں کے حقوق کا خیال رکھنے کا تعلق ہے آنحضرت ﷺ نے اس وقت جبکہ عورت کے کوئی حقوق نہ تھے۔ وہ غلاموں سے بھی بدتر سمجھی جاتی تھی۔ خاوند کی وفات پر ورثہ میں تقسیم ہوتی تھی۔ بعض قبائل میں رواج تھا کہ اگر لڑکی پیدا ہوتی تو زندہ درگور کر دی جاتی اس وقت دین حق نے عورت کے حقوق قائم فرمائے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا جس کے گھر تین لڑکیاں پیدا ہوئیں اور انہوں نے ان کی اچھی تربیت کی اور انہیں اعلیٰ اخلاق سکھائے تو انہیں جنت کی بشارت دی اور فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ جہاں تک دین حق میں عورت کے لئے پردے کا حکم ہے تو وہ عورت کے تقدس اور اس کی عزت و احترام کے لئے ہے۔

حضور نے فرمایا جہاں تک ملک سے وفاداری کا تعلق ہے، آنحضرت ﷺ نے یہ تعلیم دی ہے کہ حب الوطن من الایمان کہ وطن سے محبت اور وفا ایمان کا حصہ ہے اس لئے ملک سے بے وفائی کا الزام بے بنیاد ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ غلامی آج بھی جاری ہے لیکن اس طرح کی نہیں جیسے قدیم زمانے میں تھی بلکہ آجکل کی غلامی مختلف ہے یہ ہر ملک کے اندر ہے یہاں تک کہ مغربی دنیا میں عام لوگ بھی غلام ہیں۔ آج کے دور کی غلامی جس کی بات میں کر رہا ہوں یہ مالی غلامی ہے۔ ایک آدمی قرض لیتا ہے تو اس کے شکنجے میں پھنستا چلا جاتا ہے یہ غلامی میٹھی گولی کی طرح ہے اور یہ میٹھی گولی سودی نظام کی گولی ہے جو قرض لینے والے کو آخر دم تک غلام بنائے رکھتی ہے۔ اس کا ایک ثبوت آج کا (Credit crunch) مالیاتی بحران ہے۔ اس کے علاوہ دنیا کی امیر قومیں غریب قوموں کو ایڈ کے نام پر غلام بنائے ہوئے ہیں۔ انصاف کا معیار غیر متوازن ہے۔ امیر حکومتیں گرانٹ کے نام پر جو مدد دیتی ہیں ان پر تصرف بھی خود انہی کا اپنا ہوتا ہے اور یہ گرانٹس ان کے مفادات سے مشروط ہوتی ہیں جس کا نتیجہ بے چینی اور بدامنی کی صورت میں نکلتا ہے۔ فرمایا کہ اگر دنیا کی سپر پاورز امن چاہتی ہیں تو صدق دل اور انصاف کے ساتھ غریب ملکوں کی مدد کریں۔ یہی دنیا کے امن کی ضامن ہے۔ آخر پر فرمایا کہ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ یہاں تشریف لائے اور آپ نے ان باتوں کو سننے کے لئے وقت نکالا۔

اس خطاب کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ راستے کے دونوں جانب کھڑے احباب جماعت نے حضور انور کو دیکھ کر اپنے اپنے انداز میں عقیدت و محبت کا اظہار کیا۔ کوئی اپنے آقا کو السلام علیکم کا تحفہ پیش کر رہا تھا اور کوئی نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہا تھا۔ بچے اپنے انداز میں ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور سے اپنی الفت کا اظہار کر رہے تھے۔

یورپ کے 10 ممالک کے وفود سے اجتماعی ملاقات

شام 8 بجکر 20 منٹ پر یورپ سے تعلق رکھنے والے دس ممالک بلغاریہ، ہنگری، رومانیہ، مالٹا، آئس لینڈ، البانیہ، بوزنیا، میسیڈونیا، کوسوو اور لتھوینیا سے آنے والے وفود کو شرف ملاقات بخشا۔ حضور انور نے متعلقہ ممالک کے مربیان سے ان کے ملک سے آنے والے وفود کا ایک عمومی تعارف حاصل کیا اور فرمایا کہ آپ لوگوں سے تو الگ الگ ہی ملاقات ہونی چاہئے۔ یہ ملاقات پرسوں 17 / اگست کو ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے بعض افراد کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ جب حضور نے البانیہ کا ذکر فرمایا تو وفد کے تمام افراد ادب سے کھڑے ہو گئے۔ مکرم صد احمد غوری صاحب مربی البانیہ سے حضور انور نے ان کے وفد کے بارے میں دریافت فرمایا کہ ان میں کتنے احمدی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ چار احمدی ہیں باقی غیر از جماعت۔ فرمایا کہ ان میں سے کوئی صحافی بھی ہیں؟ اس پر غوری صاحب نے بتایا کہ نہیں۔ ایک سابق آرمی جنرل ہیں جو دو سال سے احمدی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہاں میں ان کی تقریر سن چکا ہوں۔ فرمایا احمدی ہونے سے پہلے یہ لا مذہب تھے اس کے باوجود انہوں نے جس طرح دین حق کو سمجھا ہے اور جو نکات قرآن مجید میں سے بیان کئے ہیں وہ بہت گہرے ہیں۔

اس کے بعد مکرم Artan shllaku صاحب سے حضور انور نے جلسہ کے بارے میں ان کے تاثرات دریافت فرمائے۔ موصوف نے بسم اللہ پڑھنے کے بعد اس بات کا اظہار کیا کہ وہ اتنی مختلف اقوام اور

رنگ ونسل کے لوگوں کو اس طرح امن کے ساتھ ایک جماعت کے اندر جمع دیکھ کر انتہائی متعجب ہیں۔ حضور انور نے ان سے احمدیت کے بارے میں ان کے تاثرات دریافت فرمائے۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ البانیہ میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ مگر دینی قیادت کے بغیر ان کی مثال سر کے بغیر دھڑ کی سی ہے۔ اگر ہم سب آپ کی قیادت میں دعوت الی اللہ کریں تو بہت اچھا ہوگا اس پر حضور انور نے انہیں فرمایا کہ آپ تو غیر احمدی ہو کر احمدی مربی کا کام کر رہے ہیں۔ کیا بعد میں بھی ایسا ہی کریں گے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں اور ایسا ساری زندگی کروں گا۔

بلغاریہ سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کے لئے 90 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ یہاں سے آئے ہوئے وفد کے ایک ممبر نے حضور انور کو بتایا ہمارے ملک میں لوگ تو جماعت کے خلاف نہیں ہیں صرف مولوی مخالفت کرتے ہیں۔ اب جو نئی حکومت بن رہی ہے امید ہے کہ وہ گزشتہ حکومت کی غلطیوں کو نہیں دوہرائے گی۔ نیز مومنوں پر ماضی میں روا رکھے جانیوالے مظالم کا ازالہ بھی کرے گی۔ حضور انور نے بلغاریہ کے وفد کو 17 اگست کو الگ ملنے کا ارشاد فرمایا۔

رومانیہ کے شہر کلوژ نیوکا کی میڈیکل یونیورسٹی کی فائنل ائر کی طالبہ مس Anamaria نے کھڑے ہو کر حضور انور کی خدمت میں السلام علیکم عرض کیا اور اپنے تاثرات بیان کرنے شروع کئے تو حضور انور نے انہیں سٹیج کے قریب آ کر بات کرنے کو کہا۔ چنانچہ انہوں نے بتایا کہ وہ جلسہ میں شامل ہو کر بہت خوشی محسوس کر رہی ہیں اور سٹیج کے قریب بلایا جانا ان کی خوش نصیبی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خدا محبت ہے اس لئے دنیا بھر کے انسانوں کو آپس میں محبت کے ساتھ رہنا چاہئے۔ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ انہوں یہاں آ کر باہم محبت ہی دیکھی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ خدا ایک ہے۔ جس پر انہوں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا کہ ہاں خدا ایک ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے ان سے فرمایا کہ آپ سے باقی باتیں سوموار کو ہوں گی۔

کوسووو سے آئے ہوئے وفد کے بارے میں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کوسووو سے کتنے افراد آئے ہیں اس پر مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مربی کوسوو نے بتایا کہ کُل 11 احباب آئے ہیں۔ حضور انور نے پوچھا کہ کیا یہ سب احمدی ہیں تو بتایا گیا کہ جی حضور یہ سب احمدی ہیں اور جلسہ سالانہ جرمنی میں پہلی مرتبہ بطور وفد شامل ہوئے ہیں۔ مکرم مربی صاحب کوسوو نے صدر صاحب جماعت کوسوو اور یونیورسٹی کے ایک ساتھی طالبعلم مکرم محمد صاحب کا تعارف حضور انور سے کرایا۔

آئس لینڈ سے آئے ہوئے مسٹر بجرانی جو Reykjavik یونیورسٹی میں مذہب کی تعلیم کے لیکچرار ہیں انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ وہ احمدیت کا مطالعہ کر رہے ہیں جس کا اگرچہ زیادہ مقصد تو اکیڈمک ہے۔ تاہم وہ مسیح موعود کی آمد کے دعوے کا اس لئے بھی جائزہ لے رہے ہیں کیونکہ دنیا کے قریباً ہر مذہب میں اس دور آخر میں آسمان سے آنے والے کا ذکر ملتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے جرمنی کے جلسے میں بہت دوستانہ ماحول مشاہدہ کیا ہے۔

Akureyri اکیڈمک کونسل کے ممبر مسٹر Peter نے کہا کہ انہوں نے جلسہ کے ماحول کو بہت اچھا پایا ہے۔ وہ یہاں نمازوں میں بھی شامل ہوتے رہے ہیں۔ یہاں ہر فرد بہت محبت سے ملا ہے۔

مکرم ہاشم صاحب جو ہندوستانی نژاد ہیں نے کہا کہ میں نے جماعت کے خلاف جو کچھ سن رکھا تھا یہاں اس کے بالکل برعکس پایا ہے اور مجھے یہاں کا ماحول بہت پسند آیا ہے۔

بوزنیا سے آئے ہوئے ایک دوست Goran صاحب نے کہا کہ ان کے پاس اپنے تاثرات بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ مختلف اقوام کے اتنے زیادہ افراد اکٹھے ہیں بہت اچھا محسوس ہو رہا ہے۔ ایک نوجوان Dijan جو Skopije یونیورسٹی کے سٹوڈنٹ ہیں نے بتایا کہ وہ جماعت کے لٹریچر کا ترجمہ کرتے ہیں۔ ایک دوست Feudozuk صاحب جو ایک ہفتہ قبل احمدی ہوئے ہیں ان سے حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو کس بات نے احمدی کیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ احمدیت ایک سچائی ہے اور انہوں نے اسے سچائی سمجھ کر ہی قبول کیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ کرے باقی قوم کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملے۔

پھر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ مسٹر فریجہ کے ساتھ کون خاتون بیٹھی ہوئی ہیں۔ بتایا گیا کہ یہ پروفیسر ہیں اور مقدونیہ سے آئی ہیں اور جماعتی کتب کا ترجمہ کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عیسائیت کے بارے میں جماعت احمدیہ کا جو نکتہ نظر ہے اس کی روشنی میں موجودہ عیسائیت کا وجود باقی رہتا دکھائی نہیں دیتا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہر سمجھدار انسان یہی نتیجہ نکالتا ہے۔

آخر پر مسٹر Elexandru Cohtu صاحب جو کہ رومانین زبان کے پروفیسر اور کرسچین تھیالوجسٹ ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دین حق کے بارے میں جو انہوں نے پہلے سے سن رکھا تھا یہاں اس سے بالکل برعکس پایا ہے۔ محبت اور بھائی چارے کا ماحول دیکھ رہا ہوں مجھے یہاں دین حق کا ایک خوبصورت چہرہ دکھائی دیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دین حق کے بارے میں جو بدظنی پائی جاتی ہے وہی فساد کی جڑ ہے۔ حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ سوموار کو یہاں موجود ہونگے؟ اثبات میں جواب دینے پر حضور انور نے فرمایا کہ انشاء اللہ پھر سوموار کو تفصیلی ملاقات ہوگی۔ یہ سن کر وہ بہت خوش ہوئے۔

یہ نشست قریباً 45 منٹ جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ کی طرف تشریف لے گئے اور 9 بجکر 15 منٹ پر مردانہ جلسہ کے ہال میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔ نماز مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ الفلق اور دوسری رکعت میں سورۃ الناس کی تلاوت فرمائی۔ نماز عشاء کی پہلی رکعت میں آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں لا یکلف اللہ نفساً ...... کی تلاوت فرمائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

غزل

خود اپنی فکر و نظر میں خطا تلاش کرو
پھر اُس کے بعد کسی کی جفا تلاش کرو

وہی خدا ہے وہی تشنگی، وہی سینا
کلیم ڈھونڈو کہیں سے عصا تلاش کرو

وہ اس طرح تو کبھی مہرباں نہیں ہو گا
اے خُوئے گریہ کوئی انتہا تلاش کرو

جو نارسائی کے زخموں سے چُور ہو جاؤ
تو اپنے ذوقِ طلب کی خطا تلاش کرو

وہ صرف منبر و معبد میں ہی نہیں ملتا
کسی غریب کے گھر بھی خدا تلاش کرو

فضا میں نغمۂ شادی بکھر ہی جائے گا
تم اپنے ہاتھ پہ رنگِ حنا تلاش کرو

مآلِ زُعمِ سُخن تم پہ سب کھلے محمود
نکل کے گھر سے کوئی ہم نوا تلاش کرو

مبشر احمد محمود

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کامیابی

مکرم محمد یعقوب صاحب کارکن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم تصور اقبال صاحب طالب علم سرگودہا یونیورسٹی نے ایم۔ ایس۔ سی سٹیٹ 10-2008ء کے پہلے سمسٹر میں خدا کے فضل و کرم سے یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن حاصل کر کے مبلغ دس ہزار روپے انعام کے حق دار ٹھہرے تھے اس دفعہ دوسرے سمسٹر میں بھی خدا کے فضل سے فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہے۔

نیز خاکسار کے بھانجے عزیزم کاشف احمد ابن مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب کارکن دارالضیافت نے امسال نصرت جہاں اکیڈمی میں پری انجینئرنگ میں 937 نمبر حاصل کئے ہیں۔ احباب کرام سے دونوں بچوں کی مزید کامیابیوں اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ خولہ بسالت صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 25/اگست 2009ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مونس احمد خان عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم افضل احمد خان صاحب کا بیٹا اور مکرم محمد علی خاں صاحب شاہین ٹاؤن پشاور کا پوتا ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عبدالحفیظ محمود صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بیٹا عزیزم رشیق محمود عمر 13 سال واقف نو عرصہ تین سال سے برین ٹیومر کی وجہ سے بیمار ہے شوکت خانم ہسپتال لاہور میں 6 ہفتے لگاتار ریڈیو تھراپی متوقع ہے۔

اسی طرح خاکسار کی دائیں آنکھ کی نس بلڈ پریشر ہائی ہونے سے متاثر ہوگئی ہے اور نظر بند ہوگئی ہے اور دائیں گردے میں پتھری کی وجہ سے کافی تکلیف ہے تمام احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہم دونوں کو صحت و تندرستی اور درازی عمر سے نوازے نیز ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ولادت

مکرم عمر احمد صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 29/اگست 2009ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچے کا نام عبدالرحمٰن احمد تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری حکیم مقبول احمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ گوجرہ کا پوتا اور مکرم گلزار احمد صاحب کارکن نظارت امور عامہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین، اور والدین کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم بشارت احمد صاحب وڑائچ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چوہدری غلام سرور صاحب صدر جماعت احمدیہ قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ کا 21/اگست 2009ء کو پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں دل کا بائی پاس آپریشن ہوا ہے۔ دوران آپریشن بی پی کم ہو جانے کی وجہ سے دماغ کے خلیے متاثر ہوئے ہیں اور ابھی تک ہوش میں نہیں آئے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم برادرم محترم کو کامل شفا عطا فرمائے اور بعد کی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم ناصر احمد صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم حمید اللہ صاحب کینیڈا ان دنوں پولو میلیا (Polomalia) کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

اسی طرح خاکسار کی چچا زاد ہمشیرہ مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد صاحب آجکل پٹھوں کے کھچاؤ اور ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم ڈاکٹر کیپٹن یحییٰ سعود صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے والد محترم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب بیمار ہیں۔ کمزوری بڑھ رہی ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

کامیابی

مکرم ظفر اللہ اقبال ہاشمی صاحب کیولری گراؤنڈ لاہور سے اطلاع دیتے ہیں۔

خاکسار کے پوتے اور مکرم طاہر ہاشمی صاحب اور مکرمہ امۃ الرؤف ہاشمی صاحبہ کے بیٹے احمد رضا ہاشمی نے اس سال کیمبرج کے منعقدہ او لیول کے امتحان میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے 10 As حاصل کئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے اور اسے ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے اور خادم دین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نعیم احمد ناصر صاحب معلم سلسلہ کالونی شوکت آباد تحصیل و ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی تائی محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم نور احمد نیر صاحب مورخہ 10/اگست 2009ء کو بقضائے الٰہی جرمنی میں وفات پا گئیں۔ ان کا جسد خاکی مورخہ 15/اگست 2009ء کو دارالضیافت ربوہ لایا گیا اور نماز مغرب کے بعد بیت المبارک میں نماز جنازہ ادا کی گئی آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی اور قبر تیار ہونے کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کروائی۔ تائی اماں کافی عرصہ سے جرمنی میں مقیم تھیں۔ جوانی میں ہی وصیت کروالی تھی۔ آپ نیک سیرت، دعا گو، پیار کرنے والی اور نرم مزاج کی تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ تین بیٹے اور چھ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں جو سب جرمنی میں ہی مقیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت سے جنت الفردوس میں جگہ دے اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خون کا عطیہ دے کر انسانیت کی خدمت کریں۔

ضرورت اساتذہ

جماعت احمدیہ کے قائم کردہ ادارہ نصرت جہاں اکیڈمی انگلش میڈیم بوائز و انٹر کالج میں اساتذہ کی آسامیاں نکلتی رہتی ہیں۔ ایسے احباب جماعت جو اس ادارہ میں خدمت کرنے کے خواہشمند ہوں اور انہوں نے درج ذیل مضامین میں سے کسی میں بی۔ اے/بی۔ ایس۔ سی/ایم۔ اے/ایم۔ ایس۔ سی بطور ریگولر طالب علم کی ہو ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی درخواستیں بھجوائیں۔

مضامین: انگلش، اردو، بیالوجی، کیمسٹری، فزکس اور ریاضی

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

علی گڑھ کالج کے پرنسپل تھیوڈور بیک

تھیوڈور بیک، ایم اے او کالج علی گڑھ کے پرنسپل تھے اور اسی حوالے سے معروف ہیں۔

وہ 1859ء میں پیدا ہوئے انہوں نے لندن یونیورسٹی اور کیمبرج یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ اسی دوران ان کی ملاقات سر سید احمد خان کے بیٹے سید محمود سے ہوئی جنہوں نے ان کی قابلیت سے متاثر ہو کر انہیں ہندوستان آنے اور ایم اے او کالج علی گڑھ کی پرنسپل شپ سنبھالنے کی دعوت دے ڈالی۔ بیک اس دعوت کو ٹھکرا نہ سکے۔

وہ 20 نومبر 1883ء کو علی گڑھ پہنچے اور ایم اے او کالج کے پہلے پرنسپل سڈنز (Siddons) کی روانگی کے بعد کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ بیک نے اپنا عہدہ سنبھالتے ہی کالج میں متعدد اصلاحات کیں اور نظم و ضبط کو اعلیٰ معیار تک پہنچا دیا۔ سیاسی معاملات میں بھی وہ سر سید اور ان کے رفیقوں کو ایسے مشورے دیتے تھے جو ان کے نزدیک قوم کی فلاح کے لئے مفید تھے۔ سر سید احمد خان کے انتقال کے بعد بھی تھیوڈور بیک کالج کے پرنسپل رہے۔

2 ستمبر 1899ء کو ایک مختصر علالت کے بعد فقط چالیس برس کی عمر میں ان کا انتقال ہو گیا ان کی قبر شملہ کے مقام پر موجود ہے۔

پیارے امام کی پیاری باتیں

وہ کونسا احمدی ہے جو اپنے پیارے امام کی پیاری باتیں سننے اور پڑھنے کے لئے بے تاب نہیں رہتا۔ آپ کی اس پیاس کو ''الفضل'' بہت حد تک دُور کرتا ہے کیونکہ اس میں آپ کے پیارے امام کی پیاری باتیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

آج ہی الفضل خریدنے کا بندوبست کیجئے

(مینیجر روزنامہ الفضل)

دورہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد بجہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع راولپنڈی و اسلام آباد کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

کوالٹی جیولری میں با اعتماد نام
رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6215045

خبریں

پیپلز پارٹی اپنا رویہ درست کر لے ورنہ بھرپور جواب دیں گے

مسلم لیگ (ن) نے ماضی کے متنازعہ ایشوز چھیڑ کر ملک میں انتشار پھیلانے کا ذمہ دار ایوان صدر، لندن میں بیٹھے ہوئے ایک عنصر اور بعض خفیہ ایجنسیوں کے سابق ذمہ داران کو قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا مقصد جنرل مشرف کے ٹرائل پر اثر انداز ہونا' 17ویں ترمیم کے خاتمے سے بچنا، چینی کے بحران، سٹیل ملز کے سکینڈل اور پی آئی اے کو دیوالیہ سے دوچار ہونے کی وجوہات سے نظریں ہٹانا ہے لیکن اس روش کا نقصان خود پیپلز پارٹی کو ہوگا۔ اس بات کا اظہار مسلم لیگ (ن) کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات چودھری احسن اقبال نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

پٹرولیم کی قیمتوں میں اضافہ

حکومت نے پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا۔ نوٹیفکیشن کے مطابق پٹرول کی قیمت میں 4روپے 80 پیسے، ڈیزل 4روپے 59 پیسے فی لیٹر مہنگا کر دیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق اضافے کے بعد پٹرول کی نئی قیمت 65روپے 26 پیسے جبکہ ہائی سپیڈ ڈیزل کی قیمت 67روپے 26 پیسے فی لیٹر ہوگئی۔ مٹی کے تیل کی فی لیٹر قیمت میں 2روپے 69 پیسے اضافہ کیا گیا اور اب یہ 60روپے 60 پیسے فی لیٹر ہوگیا ہے۔ ایچ او بی سی کی قیمت 3روپے 38 پیسے اضافے سے 80روپے 39 پیسے فی لیٹر ہوگئی ہے۔ لائٹ ڈیزل کی قیمت 3روپے 69 پیسے فی لیٹر اضافے سے 56روپے 96 پیسے تک جا پہنچی ہے۔

مشرف کے ٹرائل کیلئے پارلیمنٹ کا فیصلہ قبول کریں گے

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ پرویز مشرف کے ٹرائل کے حوالے سے پارلیمنٹ جو فیصلہ کرے گی اسے قبول کریں گے۔ پیپلز پارٹی کے کارکنوں سے خطاب اور میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی وفاق کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ بے نظیر بھٹو مرحومہ کے مشن پر چلتے ہوئے ملک سے بے روزگاری اور غربت کا خاتمہ کریں گے۔

بنیادی اشیائے ضروریہ کی سستے داموں فراہمی جاری رکھنے کا فیصلہ

پنجاب حکومت نے صوبہ میں عوام کو بنیادی اشیائے ضروریہ آٹا، گھی، چینی، چاول اور دالوں کی سستے داموں فراہمی کا سلسلہ رمضان کے بعد بھی جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں قیمتوں پر موثر کنٹرول اور ڈیمانڈ سپلائی کے عمل کو مؤثر بنانے کے لئے مستقل بنیادوں پر ایک مانیٹرنگ سسٹم بنایا جا رہا ہے۔

☆......☆......☆......☆

مکرم طیب احمد منصور صاحب۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ پرتگال

چھٹا سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ پرتگال

محض خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان سے مورخہ 14، 15/اگست 2009ء کو مجلس خدام الاحمدیہ پرتگال کو اپنا چھٹا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اجتماع کی منظوری عطا فرماتے ہوئے مندرجہ ذیل دعائیہ کلمات سے نوازا۔

''اللہ تعالیٰ آپ کے ہاں منعقد ہونے والے خدام اور اطفال کے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ تمام شامل ہونے والوں کو اس روحانی اور دینی ماحول سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور اجتماع کے تمام انتظامات احسن طور پر انجام پائیں۔ آمین''

افتتاحی اجلاس

افتتاحی اجلاس شام چار بجے شروع ہوا جس کی صدارت مکرم آصف پرویز صاحب صدر جماعت احمدیہ پرتگال نے کی۔ تلاوت کے بعد عہد دُہرایا گیا۔ نظم کے بعد مکرم ظہیر احمد شاد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پرتگال نے مجلس خدام الاحمدیہ پرتگال کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی جس میں مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بیان فرمودہ خطبات سے جو کہ مشعلِ راہ کے نام سے چھپے ہیں چند اقتباسات پیش کئے جن میں آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان فرمائی خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم آصف پرویز صاحب صدر جماعت احمدیہ پرتگال نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں خدام واطفال کو دعوت الی اللہ کے فریضہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی اور اجتماع کے پروگراموں میں بھرپور طریقہ سے شامل ہونے کا ارشاد فرمایا۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

چائے کے وقفہ کے بعد علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ علمی مقابلہ جات کے بعد نمازِ مغرب وعشاء ادا کی گئیں اور احباب کی خدمت میں شام کا کھانا پیش کیا گیا۔ اس طرح پہلے روز کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا روز:

دوسرے روز کا آغاز بھی نمازِ تہجد سے ہواء۔ نمازِ فجر کے بعد درسِ قرآن کریم ہوا۔ پھر خدام اور اطفال کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔ صبح نو بجے کے قریب خدام و اطفال ورزشی مقابلہ جات کے لئے اجتماعی انتظام کے تحت ساحلِ سمندر کیلئے روانہ ہوئے۔ گیارہ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جرمنی سے لائیو خطاب بذریعہ انٹرنیٹ دیکھا اور سنا گیا۔ اس کے بعد دوڑ، چھلانگ، نشانہ بازی، اور کرکٹ کے مقابلہ جات ہوئے جن میں خدام و اطفال نے بھرپور طریقہ سے شمولیت اختیار کی۔ مقابلہ جات کے دوران ریفریشمنٹ کا انتظام تھا۔ مقابلہ جات کے بعد کھانا پیش کیا گیا اور نمازوں اور اختتامی تقریب کیلئے مشن ہاؤس روانگی ہوئی۔

شام پانچ بجے نمازِ ظہر وعصر ادا کی گئیں اور اس کے بعد اختتامی تقریب ہوئی جس کی صدارت مکرم آصف پرویز صاحب صدر جماعت احمدیہ پرتگال نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے تمام خدام واطفال کا اجتماع کے پروگراموں میں شامل ہونے اور ڈیوٹیاں احسن رنگ میں ادا کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ پرتگال نے پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ ازاں بعد اختتامی خطاب ہوا اور دعا کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کا اختتام ہوا۔ اجتماع میں LISBON اور PORTO سے 31/احباب شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس اجتماع کے بابرکت اثرات کو دائمی فرمائے اور شاملین کو حضور انور کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

خریداران الفضل متوجہ ہوں

۞ جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ اگست 2009ء مبلغ -/135 روپے بنتا ہے۔ بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆......☆......☆

ربوہ میں سحر وافطار 2 ستمبر

انتہائے سحر	5:19
طلوع آفتاب	6:42
زوال آفتاب	1:08
وقت افطار	7:34

حکیم عبدالحمید اعوان مرحوم کا چشمہ فیض

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

مطبِ حمید (رجسٹرڈ)

کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

ہر ماہ 3-4-5 تاریخ کو عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256 فیصل آباد فون: 041-2622223
موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ 6-7 تاریخ کو دوکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون 047-6212755-6212855
موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ 10-11-12 تاریخ کو NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی
فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280

ہر ماہ 15-16-17 تاریخ کو 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338
موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ 18-19-20 تاریخ کو شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گریڈ اسٹیشن واپڈا مین روڈ گلشن راوی لاہور
فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388

ہر ماہ 23-24 تاریخ کو ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر
فون: 063-2250612 موبائل: 0302-6650961

ہر ماہ 25-26-27 تاریخ کو حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان
فون: 061-4542502 موبائل: 0300-6470099

10 جوہر ویو فاروق ایونیو آخری سٹاپ وفاقی کالونی نیو کیمپس لاہور
فون: 042-5301661

باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں۔

حکیم عبدالحمید اعوان مرحوم
ہیڈ آفس: کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مطبِ حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024-3892571Fax:+92-55-3894271
E-maiL:mate_e_hameed@hotmail.com
E-maiL:mata_e_hameed@yahoo.com

سب آفس: مطب حمید مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel:055-4218534-4219065
E-mail:matahabmeed@hotmail.com

FD-10

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/1400 روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

Woodsy... Furniture® Chiniot
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنا دے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔ الکرم لان۔ چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961